DAR-UL-RAZA

قسط ۶۲

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

درسِ قرآن

سورۃ الجمعہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............ بیاناتِ خوشتر ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ (قسط ٦٢)

اسپیکر:............ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“

موضوع:............ درسِ قرآن سورۃ الجمعہ

زیرِ سرپرستی:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفۃ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............ حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............ مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:............ حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............ 18

پبلشر:............ مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ٥ فاعوذ باللہ من الشیطن
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ (1) هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ-وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (2) وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
(3) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (4)

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی
ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین
قال اللہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ ٥ ان اللہ وملئکتہ یصلون
علی النبی ط یاایھا الذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما ٥
اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد
وبارک وسلم

درسِ قرآن سورۃ الجمعہ

سورہ جمعہ کی چند آیاتِ مبارکہ تلاوت کی گئیں۔رب کریم کا ارشاد ہے
''يُسَبِّحُ لِلّٰهِ'' اللہ کی پاکی بولتا ہے۔

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

جو لوگ ظاہری زبان رکھتے ہیں وہ بھی اللہ اللہ کرتے ہیں، اور جو ظاہری زبان نہیں رکھتے وہ بھی اللہ اللہ کرتے ہیں۔ پتہ پتہ، قطرہ قطرہ، ذرہ ذرہ اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف ہے۔

اَلْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

بادشاہ، ملک: بادشاہ، کمال کا بادشاہ، قدوس: پاکی والا، عزیز: عزت والا، حکیم: حکمت والا۔ سب بادشاہوں کا بادشاہ، پاکی والا، عزت والا، حکمت والا بادشاہ اللہ کی ذات ہے۔ وہ ایسا پاک ہے جو ہر عیب سے پاک ہے، کوئی عیب اُس کی بارگاہ تک پہنچ نہ سکے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ

وہی ہے جس نے اُمِّیّٖنَ میں، ایسے لوگ جو پڑھے لکھے نہ تھے، ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا "رَسُوْلًا مِّنْهُمْ" یہ اللہ کا کمال ہے "اللہ" کی شان ہے کہ پوری دنیا کی ہدایت کیلئے رسول کا جو انتخاب کیا تو ایسی قوم سے کیا کہ اِس میں زیادہ پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد نہ تھی۔ اُن میں سے اللہ تعالیٰ نے ایک رسول بھیجا۔ یہی وجہ ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو "اُمِّی" کہتے ہیں۔ یعنی بے پڑھے جماعت میں بھیجے ہوئے رسول۔ ایسی جماعت میں بھیجا گیا آپ کو جو جماعت پڑھی لکھی نہ تھی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ جماعت پڑھی لکھی نہ تھی، خود حضور ﷺ بظاہر پڑھے لکھے نہ تھے، لیکن پوری کائنات کو میرے دوستو اللہ نے انہیں پڑھانے بھیجا

ہے۔

لکھے نہ پڑھے جنابِ والا، شاگردِ رشید حق تعالیٰ

اللہ کے شاگرد بن کر تشریف لائے۔ اللہ اکبر۔

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ

کہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتے ہیں، سرکارِ دو عالم ﷺ کے کیا کام ہیں وہ کیا کام کرتے ہیں، اُن کا مشن کیا ہے؟ اُن کا پروگرام کیا ہے؟ وہ دنیا میں کیونکر تشریف لائے تو اب یہ بتایا جا رہا ہے کہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتے ہیں، اللہ کی آیتوں کو قرآن مقدسہ کو قوم کے افراد پر وہ پڑھتے ہیں۔ تا کہ لوگوں کو قرآن پڑھنا آجائے۔ ہمارے قرآن پڑھنے میں اور حضور ﷺ کے قرآن پڑھنے میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ حضور ﷺ نے قرآن پڑھا ہمیں سکھانے کیلئے۔

وَيُزَكِّيْهِمْ

اُن کی شان یہ ہے کہ جو انہیں چھو لیتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ وہ طاہر ہو جاتا ہے وہ مطہر ہو جاتا ہے، ہر قسم کی دین اور دنیا کی نعمتیں اور پاکیاں اُن کے قدموں سے ملتی ہیں۔ "وَيُزَكِّيْهِمْ" وہ انہیں پاک کرتے ہیں۔ معلوم یہ ہوا کہ دل کی پاکی جو ہے وہ حضور ﷺ کی نگاہ سے ہے۔ سرکار ﷺ کی نظر جس پر ہو اُس کے دل پاک ہو جاتے ہیں۔ اپنے جسم کے اوپر بہت سے پانی کا ڈال لینا اور بات ہے صبح سے شام تک دو ایک بار غسل کر لینا اور بات ہے۔ اوپر سے صابن لگا کر کے اپنی صورت اور اپنے جسم کو چمکا لینا اور بات ہے۔ لیکن دل کا چمکا ہوا ہونا، دل کا مصفّٰی ہونا یہ اور بات

ہے۔ صابن سے بدن کو تو چمکایا جاسکتا ہے لیکن جہاں کوئی چیز نہ پہنچے وہاں نگاہِ مصطفیٰ پہنچتی ہے اور وہ ہے لوگوں کے دِل۔ ہمارے قلوب اور ہمارا دِل اُس وقت مجلّٰی مصفّٰی ہوگا اور چمکے گا جس وقت نگاہِ مصطفیٰ وہاں پہنچے گی۔ "**ویز کیھم**"

اور اس بات کو ہمیشہ یادرکھئے کہ حضور ﷺ اِس بات کو یاد کرتے ہیں، کس سے بات کرتے ہیں؟ وہ جو سرکارِ دوعالم ﷺ سے قریب ہو۔ جو حضور ﷺ کی ہدایات اور فرامین اور ارشادات کو سنے، سمجھے اور اُن پر عمل کرے۔ اور جو سرکارِ دوعالم ﷺ سے قریب ہی نہیں ہوگا تو وہ پھر کیسے پاک ہوگا؟ "**ویز کیھم**" اور انہیں پاک کردے۔

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔

علم بھی میرے دوستو وہیں سے ملتا ہے، پاکی بھی وہاں سے ملتی ہے، قرآن بھی وہاں سے ملتا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ جو جاہل قرآن تک پہنچنا چاہے، قرآن کو سمجھنا چاہے وہ ٹھوکریں کھائے گا اور مردود ہوگا۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ کریم کی ذاتِ گرامی کے بغیر نہ قرآن پڑھا جاسکتا ہے اور نہ سمجھا جاسکتا ہے اور نہ اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ قرآن کو پڑھنے کیلئے، اِس کو سمجھنے کے لئے، اِس پر عمل کرنے کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کی وساطت اور حضور ﷺ کا وسیلہ ضروری ہے۔ اور بھی سنئے ارشاد فرمایا

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

اور بے شک وہ ضرور اِس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

قرآن نے اُن عربوں کو چیلنج کیا اور کہا کہ دیکھو تم اِس تکبر اور غرور میں مت آجاؤ کہ تم ایسے ہو گئے اور تم ویسے ہو گئے، تم اپنی حقیقت کو مت بھولو کہ تم کچھ نہ تھے یہ تو پیارے مصطفیٰ ﷺ کے قدموں کی برکت ہے کہ تم سب کچھ ہو گئے۔ اِس لئے آدمی کو اپنی حقیقت کو نہیں بھولنا چاہئے۔

ہم لوگ کیا میرے دوستو! بتائیے کہاں عرب اور کہاں ہندوستان ذرا اندازہ تو کیجئے، ہمارا ایمان اور ہماری کیفیت کیا؟ کچھ بھی نہیں۔ بزرگوں کی جوتیاں اُٹھائیں، بزرگوں کے صدقے ایمان مل گیا، لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگے، مسجد میں آگئے، نماز کو پڑھنے کی توفیق مل گئی۔ تھوڑا بہت علم مل گیا اور اِس پر اگر ہم غرور کریں کہ ہم یہ ہیں ہم وہ ہیں تو اِس پر میرے دوستو یہ سب شیطانی باتیں ہیں۔ انسان کو کبھی اپنی حقیقت اور پوزیشن کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ اکبر آج اگر چند کاغذ کے نوٹ جیب میں پڑ جائیں اور چاندی کا روپیہ اگر چھنا چھن آواز دینے لگے تو انسان کا مزاج میرے دوستو دل و دماغ ناچنے لگتا ہے۔ فاروقِ اعظم امیر المؤمنین حضرت عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظّمہ سے گزر رہے ہیں ایک میدان آیا تو آپ وہیں کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو یہی وہ میدان ہے کہ میرا جسم ننگا ہوتا تھا اور میں اونٹوں کو چرایا کرتا تھا اور میرا باپ میرے ننگے جسم کے اوپر مجھے مارتا تھا یہی وہ میدان ہے۔ لیکن آج میرے اوپر سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی حکومت نہیں۔ آدمی اپنی عادت کو اور اپنے وقت کو کبھی فراموش نہ کرے۔ فرمایا کہ "وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین" بے شک اس سے پہلے وہ ضرور

کھلی گمراہی تھے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کرم ہوا ور نہ عام اہل عرب گمراہ تھے۔ جاہل تھے سرکارِ دو عالم ﷺ نے انہیں علم عطا فرمایا۔

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اوران میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے۔

مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فیض صرف صحابہ تک موقوف نہیں بلکہ یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ نبوت کا سورج کبھی غروب نہیں ہوگا سرکار ﷺ نے صحابہ کو نصیحت اور حکمت عطا فرمائی، اور صحابہ نے تابعین کو اور تابعین نے تبع تابعین کو اور اُس کے بعد یہ سلسلہ آگے چلتا رہا اور یہاں تک کہ یہاں تک یہ سلسلہ آیا اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ معلوم یہ ہوا کہ یہ کمال ہمارا نہیں میرے دوستو یہ کمال ہے ہمارے استاد کا، اُن بزرگوں کا کہ جن کے صدقے نے اور جن کی نسبت نے اِس قابل کیا کہ آج ہم خدا کا نام لے رہے ہیں۔ اِس لئے انسان کو بزرگانِ دین کو بھولنا نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ ''اور اُن میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے'' لما یلحقوا بھم جو اُن اگلوں سے نہ ملے۔

دوسروں کو علم فرماتے ہیں، کس کو؟ فرمایا کہ جن کو اگلوں سے نہ مل سکے۔ جو صحابہ کے بعد ہوں گے اور صحابہ کے درجے تک نہ پہنچ سکیں گے۔ لیکن صحابہ کے صدقے اُن کو علم عطا ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ آپ سن چلے ہوں کہ مؤمن چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو جائے صحابی کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا۔ صحابی کے پاؤں کے نیچے جو مٹی ہے اُس مٹی تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ تمام دنیا کی نمازیں ملا کر کے ایک طرف رکھ دی جائیں

اور صحابی کی ایک رکعت جو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ادا ہوئی اُس ایک رکعت کا مقابلہ پوری دنیا کی نمازوں سے نہیں کیا جا سکتا۔ صحابی کی بڑی شان ہے کیونکہ انہوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے فیض حاصل کیا ہے۔ قرآن کو دیکھنے والا قاری، کعبہ کو دیکھنے والا حاجی اور سرکارِ مدینہ ﷺ کو ایمان کی نظر سے دیکھنے والا صحابی، قیامت تک قاری بھی ہوں گے اور حاجی بھی ہوں گے لیکن صحابی نہیں ہو گا۔ قرآن آج بھی موجود قاری لوگ آج بھی ہو رہے ہیں، کعبہ آج بھی موجود لوگ اُس کو دیکھ کر حاجی ہو رہے ہیں لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے والے صحابہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ صحابی ہونا اُسی کے ساتھ خاص ہے کہ جس نے ایمان کی نظر سے محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔ اور فرمایا کہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے۔

ہدایت عطا ہو جائے کسی کو، ایمان عطا ہو جائے کسی کو، یا کوئی صحابہ کے درجے تک پہنچ جائے تو یہ سب کچھ اللہ کا فضل ہے۔ اُن کی غلامی نصیب والوں کو نصیب ہوتی ہے ہر آدمی کو نصیب نہیں ہوتی۔ ہر آدمی بزرگانِ دین کا غلام نہیں ہو سکتا، غلام وہی ہوتا ہے کہ جس کے اندر تواضع ہے۔

بنی نازم کہ ہستم امت تو
گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

یارسول اللہ ﷺ میں ناز کرتا اِس بات پر کہ میں آپ کا اُمتی ہوں۔ لیکن یارسول اللہ

ﷺ میں گنہگار ہوں لیکن خوش نصیب ہوں۔

ارشاد فرمایا کہ

ذالك فضل الله یو تیه من یشاء

یہ اللہ کا فضل ہے کہ جسے چاہے دے دے۔

اسی لئے حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولایت کے تقسیم کرنے والے قطبیتِ کبری کے منصب پر فائز، تمام سلسلے اوٗلیائے کاملین کے پہنچتے ہیں حضرتِ علی مولیٰ مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک، وہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے جو تقسیم کیا ہم اُس پر راضی ہو گئے، اللہ نے ہمیں علم دیا اور جاہلوں کو اللہ نے مال دے دیا۔

یہ اپنا اپنا نصیب میرے دوستو کہ کوئی مال پر خوش، کوئی دنیا کی ڈگریوں پر خوش، کوئی جائیداد پر خوش، کوئی اور چیز کے اوپر لیکن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’لیکن ہمارے خوش نصیبی یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں علم عطا فرما دیا‘‘۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو فرمایا کہ

’’اللہ تعالیٰ اُس کو دین کی توفیق عطا فرماتا ہے‘‘

اور فرمایا کہ

’’اللہ تعالیٰ اُس کو دین میں فقیہہ کر دیتا ہے، دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔‘‘

تو معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو دین کی سمجھ عطا فرما دے تو اُس کو سب کچھ مل گیا۔ یہ

تو اللہ کا فضل ہے کہ جس کو چاہے "واللہ ذو الفضل العظیم" اللہ بڑے فضل والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىةَ ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡهَا کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا

سنئے اِس آیت میں اُن لوگوں کی قلعی کھول دی گئی اور پوسٹ مارٹم کر کے ننگا کر دیا گیا اِس آیت میں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ جانتے ہیں ہم وہ جانتے ہیں فرمایا کہ اُن کی مثال کہ جن پر توریت رکھی گئی، توریت کے بڑے بڑے عالم، بڑے بڑے فاضل، فرمایا کہ اُن کی مثال کہ جن پر توریت رکھی گئی یعنی کہ یہودیوں کہ بڑے بڑے علماء جن کو توریت کا علم دیا گیا۔لیکن کیا ہوا کہ فرمایا گیا کہ "ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡهَا" توریت کو انہوں نے میرے دوستو یاد کرلیا، توریت کے حافظ تو بن گئے، توریت کے عالم تو بن گئے لیکن توریت پر عمل نہیں کیا۔حضور ﷺ کی نعت جو تھی وہ چھپا دی تو پھر کیا ہوا کہ "کَمَثَلِ الۡحِمَارِ" تو یہ ایسی بات ہوئی جیسے گدھا "یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا" جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے لئے پھرے۔ گدھے کے اوپر دنیا جہاں کی کتابیں اُٹھا کر رکھ دو تو وہ پھر گدھے کا گدھا ہی رہے گا۔

تو معلوم یہ ہوا کہ محض کتابیں پڑھ لینے سے اور کتابیں جمع کر لینے سے اور اِس سے کچھ نہیں ہوتا جب تک آدمی کو عمل کی توفیق نہ ہو۔

یہی میرے دوستو آج کل کے بے دین عالموں کا ہے اور بے دین واعظین کا ہے، بے دین عالم اور بے ایمان واعظ، واعظ کرتے ہیں لمبا چوڑا واعظ اور زناٹے دار

آواز ہوتی ہے اور لوگ کہتے ہیں سبحان اللہ، حضرت تو بہت اچھا واعظ کرتا ہے، بہت اچھی آواز ہے۔ انسانوں کا کیا حال ہو گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ

ترجمہ: جب آدمی کا نیچر خراب ہو جاتا ہے تو کوئی آدمی اُس کی عادت کو بدل نہیں سکتا، اُس کی عادت بدل نہیں سکتی۔

جی ہاں اُس کی عادت نہیں بدل سکتی، آدمی کو جب ہدایت ہی نہ ہو تو پھر کیا عادت بدل سکتی ہے۔؟ واعظ سنتے سنتے لوگ میرے دوستو کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور یہ 1971 تیس سال سے مور شس والے واعظ سن رہے ہیں اور معلوم نہیں کہ تیس سال کیا ہر زمانے میں علمائے اہلسنت یہاں آئے اور یہاں تبلیغ کی، لیکن جو لوگ تماشائی ہیں وہ تو تماشا دیکھنے کے عادی ہیں۔

بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کیا ہی بری مثال ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں۔

اللہ کی آیتوں کو اُن لوگوں نے جھٹلایا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

اور اللہ ظالموں کو راستہ نہیں دیتا

جو ظالم ہیں، جو منکر ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ

تم فرما دو کہ اے یہودیو اگر تمہیں گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ

اور دوسرے اللہ کے دوست نہیں ہیں۔

یہودی کہتے کہ ہم اللہ کے دوست ہیں سارے نبی جو ہوئے جو ہم میں ہیں ہم تو بڑے بڑے خاندان والے ہیں حضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں، حضرتِ عیسی عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں اور حضرتِ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں ہیں۔ ہمارا خاندان تو بہت اونچا ہے اور اللہ کے دوست تو ہم ہیں تو قرآن یہ کہتا ہے کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو تو

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

تم مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

اللہ کے دوست ہو تو پھر یہ کیوں نہیں؟ مرنے کی تمنا کرو، موت سے کیوں ڈرتے ہو؟ معلوم یہ ہوا کہ دیدارِ یار کے لئے موت کی تمنا جائز ہے۔ اور دنیا مصیبتوں سے تنگ آ کر موت کی تمنا کرنا یہ بالکل ناجائز ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو تو تم موت کی تمنا کرو۔

وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ

قرآن نے کہہ دیا وہ کبھی اِس کی آرزو نہ کریں اُن کاموں کی وجہ سے جو اُن کے ہاتھ پہلے پہنچ چکے ہیں۔

مقصد یہ ہے میرے دوستو کہ موت کے نام سے انہیں تو پسینہ آتا ہے موت کے نام سے اُن کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے کیوں کہ کمبختوں نے گناہ کئے اور ایسے ایسے گناہ کئے ہیں کہ وہ اُن کی وجہ سے کہاں موت کی آرزو اور تمنا کریں گے۔

آپ دیکھ لیجئے کہ کسی بندہ مؤمن کے سامنے موت کا نام لے لیجئے تو الحمدللہ، ٹھیک ہے بھائی موت آئے گی تو چلیں جائیں گے، اللہ تعالیٰ بلائے گا تو چلے جائیں گے بات ختم ہوگئی۔ لیکن کسی ایسے آدمی کے سامنے آپ موت کا نام لے کر دیکھ لیجئے کہ جس کا آخرت سے تعلق نہ ہو تو اُس کا چہرہ بگڑ جائے گا۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ

اسی لئے بزرگانِ دین نے فرمایا کہ ''اے انسانوں! ارے موت کے ڈر کی وجہ سے اور بیماری کی وجہ سے جتنا تم حکم ایک ڈاکٹر کا مانتے ہو تو اگر اتنا ہی حکم تم اللہ کا مانو تو کہاں سے کہاں پہنچ جاؤ۔'' سمجھے کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں کہ آج کی دنیا میں لوگ اللہ کی بجائے ڈاکٹر کو مانتے ہیں۔ آپ تعجب نہ کیجئے میں جو کچھ کہتا ہوں اُس کو میں ثابت بھی کرسکتا ہوں۔ ڈاکٹر کہہ دے کہ یہ کھانا نہ کھاؤ تو ٹھیک ہے نہیں کھاتا، ڈاکٹر کہہ دے کہ یوں نہ کرو تو ٹھیک ہے۔ کیا مجال ہے کہ وہ اگر کہہ دے ایسا کرو تو اُسے ایسا کرنا ہی چاہئے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہے۔ چاول کھانا بالکل جائز ہیں لیکن اگر ڈاکٹر منع کردے تو مریض رُک جائے گا۔ فروٹ اچھی چیز ہے، مچھلی کا گوشت اچھی چیز ہے، جتنی غذائیں ہیں وہ ڈاکٹر منع کردے تو وہ نہیں کھائے گا۔ لیکن رب کہتا ہے کہ شراب مت پیو تو دیکھو شراب پی جاتی ہے، رب کہتا ہے کہ گندے کا کام مت کرو لیکن گندہ کام کیا جاتا ہے، رب کہتا ہے کہ جُوا مت کھیلو لیکن جُوا کھیلا جاتا ہے، رب کہتا ہے کہ سود مت کھاؤ لیکن سود کھایا جاتا ہے اور پھر جناب ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ سوچ لیجئے آپ۔

بزرگوں نے فرمایا کہ تمہارا جتنا ایمان ڈاکٹر اور طبیب پر ہے اتنا بھی خدا پر معاذ اللہ نہیں۔ تو پھر تم کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

عزیزو، دوستو! یہ جو کچھ ہم عرض کرتے ہیں حق یہ ہے کہ اِس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ

اللہ جانتا ہے کہ ظالموں کو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ

تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملے گی۔

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ

جدھر بھی جاؤ۔

جہاں بھی چلے جاؤ، موت سے بچنے کی کوشش کرو وہ ضرور تمہیں ملے گی۔ معلوم یہ ہوا کہ موت سے بچنے کی کوشش مت کرو بلکہ اُس کی تیاری کرو۔

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

پھر اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے جاؤ چھپاؤ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

تو پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم نے کیا تھا۔

اسی لئے انسانوں کی پوزیشن تو یہ ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، اور خرید وفروخت سب چھوڑ دو۔

کاروبار بند، جمعہ کی پہلی اذان، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک ہی اذان ہوتی تھی۔ اور حضرتِ ابوبکر صدیق اور حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں بھی وہی اذان۔ دوسری اذان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑھائی گئی۔ تو اِس آیتِ کریمہ کی روشنی میں جب پہلی اذان ہو تو اُس وقت سے یہ بیچنا اور خریدنا اور یہ سب پروگرام بند ہو جانا چاہیے، بالکل حرام۔ اندازہ کیجیے کہ یہ اتنا واضح مسئلہ کہ ”من یوم الجمعة“، جمعہ اصل میں جمعہ کی عربی میں اصل نام عروبہ تھا۔ کعب ابن لوی نے اِس کا نام جمعہ رکھا۔ حضور ﷺ بارہ ربیع الاوّل شنبے کے دن مدینہ منورہ پہنچے مکے سے ہجرت کرکے اور جمعرات تک حضور ﷺ قبا شریف میں رہے اور جمعے کے دن مدینے کے شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں بنی ساحل کا محلہ جب آیا تو نمازِ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ تو وہاں سرکارِ دوعالم ﷺ نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ یہ پہلی نمازِ جمعہ ادا ہوئی۔ تو فرمایا کہ اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ معلوم یہ ہوا کہ خطبے سے پہلے مسجد میں آجانا چاہیے اور خطبہ سننا چاہیے۔ خطبہ نہ سننا میرے دوستو یہ بڑی محرومی کی بات ہے۔

قرآنِ مقدس میں جس جمعہ کے لئے اِس قدر واضح آیت موجود ہے اور مجھے حیرت

ہے کہ اور نمازوں سے مسلمان غافل ہے ہی ہے لیکن نمازِ جمعہ سے غفلت کا بھی مسلمانوں کا یہی حال ہے۔ اللہ اکبر

فرمایا کہ خرید و فروخت یہ سب چھوڑ دو، یعنی دنیاوی کاروبار یہ سب چھوڑ کر کے جمعہ اور خطبہ کے لئے آجاؤ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

یہ تمہارے لئے بہتر ہیں اگر تم جانو۔

یہ تمہارے لئے بہتر ہیں۔ لیکن یہ مسلمانوں کی اپنی سستی اور مسلمانوں کی اپنی غفلت ہے کہ دوسرے ممالک کے اندر کہ جہاں مسلمانوں کی اتنی تعداد نہیں ہے لیکن پھر بھی جمعے کے وقت اُن کو جمعے کی چھٹی دی جاتی ہے کہ جمعے کی نماز پڑھنے کیلئے۔ اسکولوں میں بھی چھٹی دی جاتی ہے نماز پڑھنے کیلئے لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ ابھی تک مورشس میں جو اسکول ٹیچر ہیں بعض تو وہ نادان ہیں کہ انہیں یہی نہیں معلوم کہ جمعے کی نماز کا حکم کیا ہے؟ اور ابھی تک وہ اسی مغالطے میں ہیں بلکہ یہ مغالطہ کیا ہے یہ تو جہالت اور بے دینی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جمعے کی نماز کی کوئی خاص اہمیت نہیں، معاذ اللہ۔

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ

اگر تم اِس کو جانو اور سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

نمازِ جمعہ فرض ہے میرے دوستو۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ

اور جب نماز ہو جائے تو پھر زمین پھیل جاؤ۔ اِسلام تمہیں کوئی خالی مسجد میں بند کر کے اور پکڑ کر بٹھانا نہیں چاہتا۔

وما علینا الا البلغ المبین